حدیثِ حوض

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

سوال

(جناب سید یاد حسن صاحب جونیر اسسٹنٹ کمیسٹ، پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لکھنؤ)

مجھے جناب سے حدیث حوض کے متعلق دریافت کرنا ہے، جس کے لیے صحیح مسلم اور صحیح بخاری کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کے شاید لفظی معنی یہ ہیں:۔

''میں حوض کوثر پر جب جاؤں گا تو میرے اصحاب بھی میرے پاس آ کر کھڑے ہو جائیں گے مگر خدا ان کے اور میرے بیچ میں ایک پردہ حائل کر دے گا۔ میں تین بار کہوں گا: خداوندا یہ تو میرے اصحاب ہیں، یہ تو میرے اصحاب ہیں، یہ تو میرے اصحاب ہیں، مگر جواب آئے گا کہ نہیں اے رسولؐ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا تفرقہ اندازی کی۔

جناب عالی! اس حدیث کے صحیح الفاظ عربی کے اور اس کے معنی مع حوالہ جات تحریر فرمائیں اس لئے کہ لوگ اکثر بات چھیڑ دیتے ہیں تو یہ تو ایک بیّن ثبوت ہو جائے گا۔

الجواب

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حدیث حوض صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور نیز دیگر صحاح وسنن وجوامع اہل سنت میں بطرق کثیرہ موجود ہے اور ایسا پتہ چلتا ہے کہ حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ مضمون کسی ایک ہی موقع پر ارشاد نہیں فرمایا بلکہ یہ انتباہ روز قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے اتنا اہم تھا کہ حضرتؐ نے متعدد مواقع پر متعدد انداز اور الفاظ میں اس مطلب کو بیان فرمایا ہے جس کے لئے سلسلہ وار صحاح ستہ اور بعض دیگر مستند جوامع حدیث کے اقتباسات بلا کسی مزید تبصرہ کے پیش کئے جاتے ہیں۔

وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام۔

صحاح ستّہ اور چند معتبر کتابوں کے نام

اور وہ مقامات جہاں حدیث حوض درج ہے

(۱) صحیح بخاری میں جہاں تک اس وقت میرے پیش نظر ہے اور ممکن ہے تلاش کے بعد اس سے زیادہ موارد ملیں، حدیث حوض اور اس کے معاون احادیث جو بعد میں درج ہوں گے پانچ بابوں میں درج ہیں:۔

(۱) کتاب الفتن (۲) باب فی الحوض (۳) کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ ''وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبرَاھِیمَ خَلِیلًا'' سورہ نساء آیت ۱۲۵ (۴) باب کیف الحشر (۵) کتاب التفسیر، سورۃ المائدۃ باب ''وَ کُنتُ عَلَیھِم شَھِیدًا مَا دُمتُ فِیھِم''۔ سورہ مائدہ آیت ۱۱۷

اور ان ابواب میں جو احادیث متعدد طرق سے درج ہوئے ہیں ان کی تعداد گیارہ ہے۔

(۲) صحیح مسلم میں یہ احادیث کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبیناؐ و صفاتہ میں ہیں اور احادیث کی تعداد آٹھ ہے۔

(۳) سنن ابن ماجہ میں کتاب المناسک میں باب

الخطبۃ یوم النحر۔

(۴) جامع ترمذی میں ابواب صفت القیامۃ کے ذیل میں باب ماجاء فی شان المحشر اور ابواب التفسیر میں سورۃ الانبیاء۔

(۵) موطا امام مالک میں باب جامع الوضوء۔

اور مسند امام احمد بن حنبل میں (۱) مسند عبداللہ بن مسعود (۲) مسند ابی ہریرہ اور (۳) مسند ابن عباس میں نوطرق سے یہ حدیث مذکور ہے۔

ان میں سے ہر قسم کی ایک ایک حدیث کے الفاظ مع ترجمہ مکمل حوالوں کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

صحیح بخاری طٰ مصر ج ۹ ص ۵۸ کتاب الفتن میں ہے:۔

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل عن ابی وائل قال قال عبد اللہ قال النبی انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتیٰ اذا اھویت لانا ولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی یقول لاتدری ما احدثوا بعدک۔

موسیٰ بن اسماعیل کی روایت ہے بسند متصل ابو وائل کی زبانی عبداللہ بن مسعود سے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے یہاں تک کہ جب میں جھکوں گا کہ انہیں اپنی طرف لے لوں تو وہ میرے پاس سے ہٹ جائیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔

صحیح مسلم طٰ مصر، ج، ۲، ص ۲۱۰، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا و صفاتہ میں یہی انس والی حدیث ہے ان الفاظ میں کہ:۔

لیردنّ علیّ الحوض رجال ممّن صاحبنی حتّٰی اذا رأیتھم و رفعوا الیّ اختلجوا دونی فلا قولنّ ای ربّ اصیحابی اصبحابی فلیقالنّ لی انک لاتدری ما احدثوا بعدک۔

میرے پاس حوض کوثر پر کچھ لوگ ان میں سے جو میری صحبت میں رہے ہیں آئیں گے یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے آئیں گے تو ایک دم مجھ سے دور ہوجائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ میرے پیارے اصحاب ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔

(۲)

صحیح بخاری ، ج۹، ص۵۸ کتاب الفتن کی دوسری حدیث ذرا زیادہ مفصّل ہے:۔

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن ابی حازم قال سمعت سھل بن سعد یقول سمعت النبیؐ یقول انا فرطکم علی الحوض من وردہ شرب منہ و من شرب منہ لم یظمأ بعدہ ابدا الیرد علیّ اقوام اعرفھم و یعرفونی ثم یحال بینی و بینھم قال ابو حازم فسمعنی النعمان بن ابی عیاش و انا احدّثھم ھٰذا فقال ھٰکذا سمعت سھلاً فقلت نعم قال و انا اشھد علی ابی سعید الخدری لسمعتہ یزید فیہ قال انھم منی فیقال انّک لا تدری ما بدّلوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدّل بعدی۔

سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے پیغمبر خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش رَو ہوں گا جو وہاں وارد ہوگا وہ اس پانی سے سیراب ہوگا اور جو وہاں سے سیراب ہوگیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ ہاں کچھ جماعتیں میرے پاس وارد ہوں گی جنھیں میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہوجایا جائے گا۔ نعمان بن ابی عیاش کا بیان ہے کہ انہوں نے ابوسعید خدری کی زبانی بعینہ اس حدیث کو سنا اور وہ اس کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے اس پر میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ

کو نہیں خبر کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا تبدیلی کی۔ تو میں کہوں گا کہ دوری ہو۔ دوری ہو اس کے لئے جس نے میرے بعد تبدیلی کی۔

یہی حدیث بخاری نے جلد ۸، ص ۱۴۹۔ ۱۵۰ میں باب فی الحوض کے ضمن میں بھی درج کی ہے اور وہاں اتنا اضافہ ہے کہ جناب ابن عباس نے حدیث کی آخری لفظ جو رسولؐ کی زبانی ہے **''سحقا سحقا لمن غیّر بعدی''** اس کی تشریح فرمائی ہے کہ **''سحقا بعدا یقال سحیق بعید و اسحقه ابعده۔''**

سحقا کے معنی ہیں دوری ہو، کہا جاتا ہے سحیق یعنی دور اور اسحقہ یعنی دور کیا اس کو، ظاہر ہے کہ لعنت کے معنی بھی رحمت خدا سے دوری کے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہستی جس کا کام روز قیامت خلق کی شفاعت ہے، اس بدنصیب جماعت پر جس کا تذکرہ فرمایا ہے اسی موقع شفاعت پر دو دو بار لعنت فرما رہی ہے۔

یہی حدیث صحیح مسلم مطبوعۂ مصر، ج ۲، ص ۲۰۷ کتاب الفضائل میں سہل بن سعد اور نیز ابو سعید خدری کی زبانی اسی صورت سے مذکور ہے۔

(۳)

صحیح بخاری ط مصر جلد ۸ صفحہ ۱۵۰ / باب فی الحوض میں ہے:۔

عن ابی هریرة انه کان یحدّث انّ رسول اللّٰهؐ قال یرد علیّ یوم القیامة رهط من اصحابی فیحلّئون عن الحوض فاقول یاربّ اصحابی فیقول انّک لا علم لک بما احدثوا بعدک انّهم ارتدّوا علیٰ ادبارهم القهقری ۔

ابو ہریرہ کی زبانی ہے۔ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول خداؐ نے فرمایا میرے پاس قیامت کے دن ایک گروہ میرے اصحاب میں سے آئے گا تو وہ حوض کوثر سے روک دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہیں، تو ارشاد ہوگا کہ آپ کو علم نہیں، انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ وہ الٹے پاؤں اپنے پہلے راستے کی طرف پلٹ گئے تھے۔

سعید بن مسیب اسی حدیث کو بلاتعین اسم عن اصحاب النبی کہہ کے بیان کیا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے صحابہ سے انہوں نے یہ حدیث سنی تھی۔ صرف ایک لفظ میں اختلاف ہے جس سے مطلب تقریباً ایک ہی رہتا ہے یعنی یہ کہ وہ حوض کوثر سے روک دیئے جائیں گے۔ اس کے لئے زہری کہتے تھے فیجلون عن الحوض ۔ وہ حوض سے نکال دیئے جائیں گے ۔ جس طرح ہماری زبان میں جلا وطن کیا جانا مستعمل ہے اور عقیل کہتے تھے فیحلئون جس کے معنی ہیں روک دیئے جائیں گے۔

(۴)

صحیح مسلم مطبوعۂ مصر جلد ۲، ص ۲۰۸ کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا و صفاته میں جناب اسماء بنت ابی بکر کی روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا:۔

انی علی الحوض حتی الظرمن برو علیّ منکم وسیؤخذ اناس دونی فاقول یاربّ منّی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملوا بعدک واللّٰه ما برحوا بعدک یرجعون علیٰ اعقابهم۔

میں حوض پر ہوں گا کہ دیکھوں کون لوگ تم میں سے میرے پاس وارد ہوتے ہیں اور کچھ ایسے آدمی ہوں گے جنہیں میرے پاس سے الگ کیا جانے لگے گا تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ مجھ سے تعلق رکھتے ہیں یا (یہ فرمایا کہ) میری امّت میں سے ہیں تو ارشاد ہوگا کیا آپ کو خبر نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ بخدا آپ کے بعد برابر یہ لوگ ایسے رہے کہ اپنے پرانے راستوں پر واپس جاتے تھے۔

ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے سلسلۂ رواۃ میں ہیں کہتے تھے کہ:۔

اللّٰهم انّا نعوذ بک ان نرجع علیٰ اعقابنا او نفتن عن دیننا۔

خداوندا ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ پچھلے پیروں پلٹ

جائیں یا اپنے دین سے برگشتہ ہوجائیں۔

جناب ام المومنین عائشہ کی زبانی بھی تقریباً بالکل اسی مضمون کی حدیث ہے۔صرف اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں ہے''انظر من یرد علیّ اور یہاں انتظر من یرد علیّ''میں انتظار کرتا ہوں گا ان کا جو میرے پاس وارد ہوں۔'' ۔۔۔۔۔۔وہاں ہے۔سیؤخذ اناس دونی یہاں ہے فواللہ لیقطعنّ من دونی رجال ''بخدا کچھ لوگ مجھ سے کٹ کر الگ ہوجائیں گے''۔وہاں ہے''اماشعرت ماعلموا بعدک واللہ ما برحوا بعدک یرجعون علیٰ اعقابھم۔'' یہاں ہے ''انّک لاتدری ماعملوا بعدک مازالوا یرجعون علیٰ اعقابھم۔معنی دونوں کے ایک ہیں۔

(۵)

صحیح مسلم مطبوعۂ مصر جلد، ۲،ص ۲۰۸ باب سابق الذکر میں عبداللہ بن رافع کی زبانی جناب امّ المومنین امّ سلمہ رضوان اللہ علیہا کی حدیث ہے کہ میں لوگوں سے حوض کے بارے میں سنا کرتی تھی اور خود پیغمبر خداؐ سے میں نے اس بارے میں کچھ نہ سنا تھا۔ایک دن کنیز میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی تو میں نے پیغمبر خداؐ کو سنا کہ آپ نے''ایّھا الناس کہہ کے خطبہ شروع کیا میں نے کنیز سے کہا ذرا میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔اس نے کہا رسولؐ نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں بلایا ہے۔میں نے کہا ایّھا الناس ''اے انسانو'' کے خطاب میں تو میں بھی داخل ہوں۔میں نے سنا کہ اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا:۔

انّی لکم فرط علی الحوض فایای لایأتینّ احدکم فیذبّ منّی کما یذبّ البعیر الضالّ فاقول فیم ھذا فیقال انّک لاتدری مااحدثوا بعدک فاقول سحقا۔

میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا،تو دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں کا کوئی ایک میرے پاس آنا چاہے اور وہ میرے پاس سے ہنکا دیا جائے، جیسے کھویا ہوا اونٹ ہنکا دیا جاتا ہے،تو میں کہوں گا یہ کس بنا پر؟ تو کہا جائے گا آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔اس پر میں کہوں گا لعنت ہو۔

یہی حدیث اس کے بعد کئی طرق سے مذکور ہے۔

(۶)

صحیح مسلم، ج۲،ص ۲۰۸ باب مذکور عبداللہ بن مسعود کی روایت:۔

قال رسول اللہؐ انا فرطکم علی الحوض ولا نازعنّ اقواما ثمّ لاغلبنّ علیھم فاقول یاربّ اصحابی اصحابی فیقال انّک لاتدری مااحدثوا بعدک۔

رسولؐ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور کچھ لوگوں کے لئے میں کوشش کروں گا مگر آخر میں بے بس ہوجاؤں گا تو کہوں گا اے میرے پروردگار میرے اصحاب میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند کے اندر مسند عبداللہ بن مسعود میں متعدد طرق سے چار جگہ درج کیا ہے:۔

مسند مطبوعۂ مصر، ج۵،صفحہ ۲۳۱ و ۳۱۰ و ۳۲۶ و ۲۳۲۔

(۷)

(مسند احمد بن حنبل، ج۱۵،ص ۱۱۸۔ ۱۱۹ بذیل مسند ابی ہریرہ)

محمد بن زیاد کی روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ کو سنا وہ بیان کرتے تھے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا:۔

والّذی نفس محمّد بیدہ لاذودنّ رجالا منکم عن حوضی کماتذاد الغریبۃ من الابل عن الحوض۔

قسم اس کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ میں کچھ لوگوں کو تم میں سے اپنے حوض سے ہنکاؤں گا جس طرح کوئی اجنبی اونٹ چشمے سے ہنکایا جاتا ہے۔

(۸)

(مسند احمد، ج۱۵،ص ۱۵۲ مسند ابی ہریرہ)

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے علاء بن عبدالرحمن سے سنا وہ

اپنے والد کی زبانی ابو ہریرہ سے نقل کرتے تھے۔

عن النبیؐ انّہ اتیٰ المقبرۃ فسلّم علیٰ اھل المقبرۃ فقال سلام علیکم دار قوم مؤمنین و انّا ان شاء اللّٰہ بکم لا حقون ثم قال وددت انّا قد رأینا اخواننا قال فقالوا یا رسول اللّٰہ السنا باخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یأتوا بعد وانا فرطھم علی الحوض فقالوا یا رسول اللّٰہ کیف تعرف من لم یأت من امّتک بعد قال ارأیت لو انّ رجلا کان لہ خیل غرّ محجّلۃ بین ظھراتی خیل بھم دھم الم یکن یعرفھا قالوا بلیٰ قال فانھم یأتون یوم القیامۃ غرّ المحجلین من اثر الوضوء وانا فرطھم علی الحوض ثم قال الا لیذادنّ رجال منکم عن حوضی کمایذادالبعیر الضالّ اناديھم الاھلمّ فیقال انّھم بدّلوا ابعدک فاقول سحقا سحقا۔

پیغمبر خداؐ مقبرہ تشریف لے گئے اور اہل قبرستان کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: سلام ہو تم پر اے باایمان ساکنو اس مکان کے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، پھر فرمایا: کتنا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: (نہیں) بلکہ تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی تو وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے ہیں اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ آپ کیوں کر پہچانیں گے انھیں جو آپ کی امت میں سے ابھی آئے نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر کسی شخص کے گھوڑے تمام ایسے ہوں جن کی پیشانی اور پیروں پر سفیدی ہے اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچانے گا نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسی طرح میری امت کے افراد روز قیامت آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانی اور پیروں سے نور نمایاں ہوگا اور میں حوض پر ان کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ میرے حوض سے ہنکا دیئے جائیں گے جس طرح راستا بھولا ہوا اونٹ ہنکایا جاتا ہے۔ میں پکار کر کہوں گا ارے ادھر آؤ تو کہا جائے گا کہ انہوں نے تو آپ کے بعد تبدیلی کر دی تھی تو میں کہوں گا دفان ہوں دفان ہوں۔

یہی حدیث بعینہٖ موطا امام مالک (مطبوعہ فخر المطابع دہلی ۱۹۵۲ء، ص۱۰۰۹، باب جامع الوضوء میں درج ہے۔ صرف اس میں **الا ھلمّ الا ھلمّ الا ھلمّ** یعنی تین دفعہ ''ادھر آؤ'' فرمایا۔ اور پھر جب جواب ملے گا کہ انہوں نے آپ کے بعد تبدیلی کر دی تھی تو تین دفعہ ہے: ۔**فسحقا فسحقا فسحقا**'' تو پھر دفان ہوں۔ تو پھر دفان ہوں۔ تو پھر دفان ہوں''۔

(۹)

سنن ابن ماجہ مطبوعہ مصر ۱۳۷۳ھ، ص، ۱۰۱۶، ج۲، کتاب المناسک باب ۷۶ الخطبۃ یوم النحر۔

عن عبداللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہؐ وھو علیٰ ناقتہ المخضرمۃ بعرفات فقال اتدرون ایّ یوم ھٰذا وایّ شھر ھٰذا وایّ بلد ھٰذا قالوا ھذا بلد حرام و شھر حرام ویوم حرام قال الا وانّ اموالکم و دماء کم علیکم حرام کحرمۃ شھر کم ھٰذا فی بلد کم ھٰذا فی یومکم ھٰذا۔ الا وانی فرطکم علی الحوض و اکاثر بکم الامم فلا تسوّدوا وجھی الا وانّی مستنفذ اناسا و مستنقذ منّی اناس فاقول یارب اصحابی فیقول انّک لا تدری ما احدثوا بعدک

فی الزوائد: ۔اسنادہ صحیح۔

عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ پیغمبرؐ خدا نے اس موقع پر کہ جب آپ اپنے ناقہ پر عرفات میں تھے ارشاد فرمایا: جانتے ہو کہ یہ کون دن ہے اور کون مہینہ ہے اور کون شہر ہے؟ سب نے کہا: یہ شہر بھی حرام (محرّم) ہے اور مہینہ بھی حرام ہے اور دن بھی حرام ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا: معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارے مال اور جان بھی ویسے ہی حرام (محترم) ہیں جیسے اس مہینے اور اس شہر اور اس دن کی حرمت ہے۔ آگاہ ہونا چاہیے کہ میں حوض پر تمہارا

پیش رو ہوں گا اور تمہاری کثرت کے ذریعہ سے امتوں کا مقابلہ کروں گا تو میرے منہ میں کالکی نہ لگانا، آگاہ ہونا چاہیے کہ میں کچھ آدمیوں کو چھڑاؤں گا اور کچھ آدمی مجھ سے چھڑا لئے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے پیارے اصحاب ہیں۔ تو ارشاد ہوگا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلایا۔ سند اس حدیث کی صحیح ہے۔

معاون احادیث

گذشتہ احادیث تو وہ ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ حوض کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے احادیث ہیں جن میں حوض کا نام نہیں ہے مگر نتیجہ ان کا احادیث حوض سے بالکل متحد ہے۔ یہ حسب ذیل احادیث ہیں:۔

(۱)

صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد ۴، ص ۱۶۹ کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبیؐ قال انکم محشورون حفاۃ غراۃ ثم قرأ کما بدأنا اوّل خلق نعیدہ وعدا علینا انّا کنّا فاعلین و اوّل من یکسیٰ یوم القیامۃ ابراھیم و ان اناسا من اصحابی یؤخذبھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انھم لم یزالوا مرتدّین علیٰ اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم الیٰ قولہ الحکیم۔

جناب ابن عباس کی روایت ہے، حضرت پیغمبر خداؐ سے فرمایا تم لوگ محشور ہوگے ننگے سر برہنہ پریشان حال۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ جس طرح پہلے ہم نے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ لائیں گے یہ وعدہ ہمارے ذمّہ ہے جسے ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے جس کو لباس ملے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے اور کچھ لوگوں کو میرے اصحاب میں سے بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں تو ارشاد ہوگا کہ ہمیشہ اپنے پچھلے پیروں کی طرف پلٹنے والے رہے جب سے آپ ان سے جدا ہوئے۔ تو میں کہوں گا جیسا کہ عبد صالح (عیسیٰؑ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں تھا۔ تا آخر آیت۔

تقریباً یہی حدیث، ج ۲، ص، ۶۹ کتاب التفسیر میں سورۂ مائدہ کے ذیل میں باب **و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم الآیۃ** میں مذکور ہے۔ بس اس میں اصحابی کے بجائے اصیحابی ہے، جس کے معنی ہوئے میرے پیارے اصحاب اور اس کے بعد قدرت کی طرف سے جواب میں اس فقرہ کا اضافہ ہے کہ:۔

انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم فیقال انّ ھؤلاءِ لم یزالوا مرتدّین علیٰ اعقابھم منذ فارقتھم۔

آپ کو نہیں خبر کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ اس پر میں وہ کہوں گا جو عبد صالح نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں تھا تو جب تو نے مجھے اٹھالیا تو خود ہی ان کا نگراں تھا تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے برابر اپنے پچھلے پیروں پر پلٹے ہوئے رہے۔

یہ روایت، ج ۸ ص ۱۳۶ باب کیف الحشر میں اس طرح ہے کہ:۔

عن ابن عباس قال قام فینا النبیؐ یخطب فقال انکم محشورون حفاۃ عراۃ کما بدأنا اوّل خلق نعیدہ الآیۃ و اول الخلائق یکسیٰ یوم القیامۃ ابراھیم و انّہ سیجاء برجالی من امتی فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول یاربّ اصحابی فیقول انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم الیٰ قولہ الحکیم قال فیقال انھم لم یزالوا مرتدّین علیٰ اعقابھم۔

جناب ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ ہم میں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس موقع پر یہ فرمایا کہ

تم لوگ محشور ہوگے ننگے پیر برہنہ، جس طرح ہم نے پیدا کیا تھا پہلے اسی طرح دوبارہ لائیں گے تا آخر آیت اور سب سے پہلے روز قیامت جس کولباس ملے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے اور کچھ لوگوں کو میری امت میں سے لایا جائے گا تو انہیں بائیں طرف پہنچا دیا جائے گا اس پر میں کہوں گا پروردگارا یہ میرے پیارے اصحاب ہیں، تو ارشاد ہوگا کہ آپ کو نہیں خبر انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے ،تو میں کہوں گا جیسا بندہ صالح (عیسیٰؑ) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان میں تھا۔ تا آخر آیت تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ برابر اپنے پچھلے پیروں پر پلٹے ہوئے رہے۔

جلد ۴،ص ۱۶۹ باب قول اللہ تعالیٰ ''وَ اتَّخَذَاللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیلاً'' میں بھی یہ روایت اس طرح ہے جس طرح پہلے درج ہوئی۔''

اس حدیث کو مسند امام احمد بن حنبل مطبوعۂ دارالمعارف مصر ج ۳،ص ۳۵۰ پر مسند ابن عباس میں درج کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ پیغمبرؐ خدا موعظہ کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ فرمایا۔

پھر جلد ۴ صفحہ ۷۶ پر اور صفحہ ۷۷ پر دو طریق سے ہے اور صفحہ ۹۴ پر بطور اختصار ہے کہ:۔

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللّٰہ یقول انا فرطکم علی الحوض فمن ورد افلح و یؤتیٰ باقوام فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول ای ربّ فیقال ما زالوا بعدک یرتدّون علیٰ اعقابھم۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خداؐ کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو وہاں وارد ہوگا وہ فلاح پائے گا اور کچھ لوگ لائے جائیں گے تو انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ کیا ہے تو کہا جائے گا یہ لوگ برابر پچھلے پیروں پلٹتے رہے۔

یہ حدیث بطور تفصیل جامع ترمذی مطبوعۂ کانپور، ج ۲،ص ۶۸ پر ابواب صفة القیامة میں باب ما جاء فی شان المحشر میں ہے اور لکھا ہے کہ اس بارے میں ابو ہریرہ سے روایت ہے، اور یہ حدیث حسن ہے۔ دوسری جگہ صفحہ ۱۵۱ پر باب التفسیر میں اسے درج کیا ہے اس طرح کہ پیغمبرؐ خدا موعظہ کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ ارشاد فرمایا۔ آخر میں اس کے متعدد طرق کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے **ھٰذا حدیث حسن صحیح** ''یہ حسن و صحیح حدیث ہے۔''

(۲)

صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۵۰۔ ۱۵۱ باب فی الحوض میں ابو ہریرہ کی روایت ہے:۔

عن النبیؐ قال بینا انا قائم اذا زمرة حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی و بینھم فقال ھلمّ فقلت این؟ قال الی النار واللّٰہ قلت ما شأنھم قال انھم ارتدّ وا بعدک علیٰ ادبار ھم القھقری ثم اذا زمرة حتیٰ اذا عرفتھم خرج رجل من بینی و بینھم فقال ھلمّ قلت این؟ قال الی النار واللّٰہ قلت ما شأنھم قال انھم ارتدّوا بعدک علیٰ ادبار ھم القھقریٰ فلا اراہ یخلص منھم الا مثل ھمل النعم۔

پیغمبر خداؐ نے فرمایا: میں کھڑا ہوں گا اور اس دوران میں ایک گروہ میرے سامنے آئے گا یہاں تک کہ جب میں انہیں پہچانوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے بیچ میں آجائے گا اور کہے گا آؤ چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ وہ کہے گا خدا کی قسم آگ کی طرف۔ میں نے کہا: کیوں ان کا کیا واقعہ ہے؟ وہ کہے گا: یہ آپ کے بعد پچھلے پیروں پلٹ گئے۔ پھر دوسرا گروہ سامنے آئے گا، اسے بھی میں پہچانوں گا اور اسی طرح ایک شخص میرے اور ان کے درمیان نکلے گا اور کہے گا: آؤ چلو! میں کہوں گا: کدھر؟ وہ کہے گا: بخدا آتش جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا: ان کا کیا واقعہ ہے؟ تو وہ وہی کہے گا کہ یہ آپ کے بعد پچھلے پیروں پلٹ گئے تھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے نجات نہیں پائیں گے مگر شاذ و نادر، جیسے کچھ چوپائے گلے میں سے الگ رہ گئے ہوں۔

مسلمان ذرا غور سے اس حدیث کو دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ نجات یافتہ اکثریت ہے، یا اقلیت اور اب اگر ائمہ

اہلبیت علیہم السلام ایسا بتائیں کہ ''ارتدّ الناس بعد رسول اللّٰہ الا ثلٰثۃ یا خمسۃ یا سبعۃ تو یہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے بالکل مطابق ہے یا اس کے خلاف؟''

ارتداد کی نوعیت

بس آخر میں صحیحین کی ایک حدیث سن لیجئے جس میں بعد رسول صحابہ میں ارتداد کا جو منشا ہے اس کا اظہار ہوجاتا ہے اور اس سے سمجھنے والے کو سب کچھ سمجھ میں آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری، جلد ۸، ص ۱۵۱ باب فی الحوض، عقبہ کی روایت ہے کہ:۔

انّ النبیؐ خرج یوما فصلّٰی علیٰ اھل احد صلوٰته علی المیّت ثم انصرف علی المنبر فقال انی فرط لکم و انا شھید علیکم و انی واللّٰہ لا نظر الیٰ حوضی الاٰن و انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض و انی واللّٰہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولٰکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا ۔

پیغمبر خداؐ ایک دن مکان سے برآمد ہوئے اور شہداء احد کے لئے نماز جنازہ کی طرح نماز کی صورت میں دعائے خیر کی۔ پھر اپنے منبر کی طرف تشریف لائے اور بالائے منبر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بخدا میری اس وقت آنکھوں میں پھر رہا ہے وہ منظر جب میں حوض پر ہوں گا اور مجھے ملی ہیں تمام خزائن زمین کی کنجیاں یا یوں فرمایا کہ تمام زمین کی کنجیاں اور بخدا مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤ گے، لیکن اندیشہ یہ ہے کہ تم دنیا طلبی میں آپس کی کشاکش میں مبتلا ہوجاؤ گے۔

یہی حدیث صحیح مسلم، ج ۲، ص ۲۰۸ کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبیّنا و صفاته میں ہے اور وہ حدیث بعینہ درج کرنے کے بعد ایک دوسری حدیث اسی مضمون کی کچھ الفاظ کی کمی اور بعض فقرات کے اضافہ کے ساتھ درج کی ہے۔ اس میں ہے کہ:۔

صلّی رسول اللّٰہ علیٰ قتلیٰ احد ثم صعد المنبر کا لمودع للاحیآء والاموات فقال انی فرطتکم علی الحوض و انّ عریضه کما بین ایلة الی الجحفة انی لست اخشیٰ علیکم ان تشرکوا بعدی ولٰکنی اخشیٰ علیکم الدنیا ان تنافسوا فیھا و تقتلوا فتھلکوا کما ھلک من کان قبلکم قال عقبة فکانت اٰخر ما رأیت رسول اللّٰہ علی المنبر۔

پیغمبرؐ نے شہدائے احد پر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے جیسے کہ آپ زندوں اور مردوں سب کو رخصت کر رہے ہوں ،فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں اور اس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے ایلہ سے لے کر جحفہ تک۔ مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤ گے مگر یہ اندیشہ ہے تمہارے متعلق کہ تم دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے کشاکش میں گرفتار ہوگے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہوگے جیسا کہ ہلاک ہوئے وہ جو تمہارے پہلے تھے۔ عقبہ (راوی حدیث) کا بیان ہے کہ یہ آخری موقع تھا جب میں نے رسولؐ کو منبر پر دیکھا یعنی اس کے بعد حضرت کی وفات ہوگئی۔

یہ حبّ دنیا کس صورت میں ظاہر ہونے والا تھا اسے بھی ملاحظہ کیجئے:۔

صحیح بخاری جلد ۹ کتاب الاحکام باب ما یکرہ من الحرص علی الامارۃ: ۔

عن ابی ھریرۃ عن النبیؐ قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ۔

ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ تم بہت جلد میرے بعد حکومت کی لالچ میں مبتلا ہوجاؤ گے اور یہ قیامت کے دن پشیمانی کا باعث ہوگا تو آغاز کتنا اچھا اور انجام کتنا برا ہے؟

بس اب ان صحیحین کی حدیثوں کے بعد کچھ کہنا نہیں ہے۔ ہاں اگر یاد آئے تو ایک عارف کے وہ اشعار یاد کر لیجئے:۔

چوں صحابہ حب دنیا داشتند   مصطفیؐ را بے کفن بگزاشتند

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

علی نقی النقوی۔ ۱۷ رجمادی الثانی ۱۳۷۲ھ علی گڑھ